بادلوں میں گرج چمک پیدا ہونے کا سبب

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آسمان میں بادل آتے ہیں تو گرج، چمک پیدا ہوتی ہے اور بسا اوقات بجلی بھی گرتی، شریعت مطہرہ میں اس کی کیا حقیقت ہے اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ سب چیزیں اللہ پاک کی قدرت اور اس کے وجود کے دلائل ہیں کہ اللہ تعالی کی ذات موجود ہے، وحدہ لاشریک ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کی حقیقت کے متعلق حدیث پاک میں ہے کہ:

رعد نامی ایک فرشتہ ہے، جس کے پاس آگ کا کوڑا ہے، جس کے ساتھ وہ بادلوں کو ہانکتا اور چلاتا ہے، یہ آواز اس کے ہانکنے کی آواز ہے۔

اور چمک کے متعلق کتابوں میں ہے کہ یہ اس کوڑے کی چمک ہے، جس سے وہ بادلوں کو ہانکتا ہے۔

یاد رہے اس کے فوائد و نقصانات اپنی جگہ ہیں لیکن یہاں یہ بیان کرنا زیادہ اہم ہے کہ ہماری شریعت مطہرہ اس بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے اور اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ احادیث میں آیا ہے کہ ایسی صورتحال میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف قسم کی دعائیں مانگا کرتے، لہذا اس وقت ہمیں بھی یہی اعمال بجالانے چاہئیں نہ کہ اس کو تفریح کا سبب بنانا چاہیئے۔ (اس وقت پڑھی جانے والی دعاؤں کا ذکر نیچے آرہا ہے۔)

قرآن پاک میں ہے ”ھُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًاؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ(13) فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ(14)“ ترجمہ کنزالعرفان: وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں

دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اتارتا ہے اور نصیحت نہیں مانتا مگر وہی جو رجوع کرے۔ تو اللہ کی بندگی کرو، خالص اسی کے بندے بن کر، اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو۔ (القرآن الکریم، پارہ24، سورۃ المومن، آیت: 13، 14)

اس کے تحت صراط الجنان میں مختلف تفاسیر سے منقول ہے (هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ: وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔) اس سے پہلی آیات میں مشرکوں کا دردناک انجام بیان ہوا اور اب یہاں سے وہ چیزیں بیان کی جارہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور وحدانیّت پر دلالت کرتی ہیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! اللہ صرف وہی ہے جو تمہیں اپنی مصنوعات جیسے ہوا، بادل اور بجلی وغیرہ کے عجائبات دکھاتا ہے جو اس کی قدرت کے کمال پر دلالت کرتے ہیں اور تمہارے لیے آسمان کی طرف سے بارش برساتا ہے جو کہ روزی ملنے کا سبب ہے اور ان نشانیوں سے وہی نصیحت حاصل کرتا اور نصیحت مانتا ہے جو تمام اُمور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع کرنے والا اور شرک سے تائب ہو کیونکہ سرکش انسان نہ نصیحت حاصل کرتا ہے اور نہ ہی نصیحت قبول کرتا ہے، تو اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ شرک سے کنارہ کشی کرکے اور خالص اللہ کے بندے بن کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اگرچہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہو۔ (صراط الجنان، جلد8، صفحہ 531، 532، طبع: مکتبۃ المدینہ)

دوسری آیت مبارکہ میں ہے ”وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ(24)“ ترجمہ کنزالعرفان: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے اور (بارش کی) امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ (القرآن الکریم، پارہ 21، سورۃ الروم، آیت: 24)

اس کے تحت صراط الجنان میں ہے ”آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تمہیں ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھانا اور آسمان سے پانی اتار کر بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کردینا اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جب بادلوں میں بجلی چمکتی ہے تو بسا اوقات تم خوفزدہ ہوجاتے ہو کہ کہیں یہ گر کر نقصان نہ پہنچادے اور کبھی تمہیں اس سے یہ امید ہوتی ہے کہ اب بارش برسے گی۔ (صراط الجنان، جلد7، صفحہ 436، طبع: مکتبۃ المدینہ)

سنن ترمذی میں حدیث پاک منقول ہے ”عن ابن عباس، قال: أقبلت یهود إلی النبي صلی الله علیه وسلم، فقالوا: یا أباالقاسم، أخبرنا عن الرعد ماهو؟ قال: ملك من الملائكة موكل بالسحاب معه مخاریق من نار یسوق بها

السحاب حيث شاء الله فقالوا: فما هذا الصوت الذي نسمع؟ قال: زجرة بالسحاب إذا زجره حتى ينتهي إلى حيث أمر قالوا: صدقت "ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک مرتبہ یہودی، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے ابوالقاسم ہمیں رعد کے بارے میں بتائیں وہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے، اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہیں جن سے بادلوں کو چلاتا ہے جہاں کا اللہ پاک حکم دیتا ہے، انہوں نے عرض کی پھر یہ آواز کیسی جو ہم سنتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بادلوں کو ہانکنے کی آواز ہے جب فرشتہ انہیں ہانکتا ہے، یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ جاتے ہیں جہاں کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، انہوں کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا۔ (سنن الترمذی، جلد5، صفحہ 294، حدیث: 3117، طبع: مصر)

اسی طرح مرقاۃ المفاتیح میں ہے "روي: أنه صلى الله عليه وسلم قال: بعث الله السحاب فنطقت أحسن النطق و ضحكت أحسن الضحك، فالرعد نطقها، والبرق ضحكها" وقيل: البرق لمعان سوط الرعد يزجر به السحاب "ترجمہ: مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے بادل بھیجے تو انہوں نے اچھا کلام کیا اور اچھی طرح ہنسے، پس گرجنا ان کا کلام ہے اور چمکنا (بجلی) ان کا ہنسنا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ بجلی، وہ رعد فرشتے کے کوڑے کی چمک ہے جس کے ساتھ وہ بادلوں کو ہانکتا، چلاتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد3، صفحہ 1119، طبع: بیروت)

مراٰۃ المناجیح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "رعد اس فرشتہ کا نام ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اور صاعقہ اس کا کوڑا ہے جس سے وہ بادلوں کو ہانکتا چلاتا ہے، کبھی اس کوڑے کی آواز سنی جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رعد فرشتہ اس وقت تسبیح کرتا ہے، یہ آواز اس کی تسبیح کی ہوتی ہے۔۔۔ مرقاۃ نے فرمایا رعد سننے میں آتی ہے اور صاعقہ دیکھنے میں۔ (مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 402، طبع: نعیمی کتب خانہ، گجرات)

گرج و کڑک کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں:

اس وقت دعا کرنی چاہیئے، چنانچہ مشکاۃ المصابیح میں حدیث پاک منقول ہے "وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم: كان إذا سمع صوت الرعد والصواعق قال: «اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك» "ترجمہ: روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج و کڑک کی آواز

سنتے تو کہتے کہ الٰہی ہمیں اپنے غضب سے غارت نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر، اس سے پہلے ہمیں عافیت دے۔ (مشکاۃ المصابیح، جلد1، صفحہ482، حدیث: 1521، طبع: بیروت)

اسی طرح مؤطا امام مالک میں ایک حدیث پاک منقول ہے "مالك عن عامر بن عبد الله بن الزبير أنه كان إذا سمع الرعد ترك الحديث، وقال: سبحان الذي يسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته. ثم يقول: إن هذا لوعيد لأهل الأرض شديد" ترجمہ: امام مالک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ جب آپ گرج سنتے تو بات چیت چھوڑ دیتے اور کہتے: پاک ہے وہ ذات کہ گرج جس کی تسبیح و حمد کرتی ہے اور فرشتے اس کے خوف سے، پھر فرماتے بے شک یہ زمین والوں کے لئے سخت وعید ہے۔ (المؤطا لمالک، کتاب الکلام، جلد2، صفحہ992، حدیث: 26، طبع: بیروت)

مراٰۃ المناجیح میں اس حدیث پاک کے تحت ہے "یعنی اللہ کے خوف سے یا رعد فرشتے کے خوف سے تسبیح کرنے لگتے ہیں، حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جو شخص گرج کے وقت یہ آیت پڑھ لے وہ بفضلہٖ تعالیٰ اس سے ہلاک نہیں ہو سکتا، اگر ہلاک ہو جائے تو اس کا خون بہا میرے ذمہ ہے، گویا آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر اس قدر اعتماد تھا۔" (مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ402، طبع: نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4035

تاریخ اجراء: 23 محرم الحرام 1447ھ/19 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net